

وہ سبزہ زار ہائے مُطرا کہ ہے غضب کلکتہ کا جو ذکر کیا تو
 وہ نازنین بتانِ خود آرا کہ ہائے ہائے مجھ پر وہ کیفیت طاری
 ہوئی، جیسے ایک تیر میرے سینے میں آ
 صبر آزما وہ اُن کی نگاہیں کہ حَف نظر لگا، میں تڑپ اٹھاؤ
 طاقتِ رُبا وہ اُن کا اشارا کہ ہائے ہائے فریاد و فناں شروع
 وہ میوہ ہائے تازہ شیریں کہ واہ ! واہ ! کر دی

وہ بادہ ہائے ناب گوارا کہ ہائے ہائے ۲۔ لغات :
 مطرا: تروتازہ، شاداب

شرح : کلکتہ کی یاد تازہ ہوتے ہی میری چشمِ تصور کے سامنے
 وہ ہرے بھرے، تروتازہ اور شاداب سبزہ زار آگئے، جن سے دُور رہنا غضب
 اور ستم ہے۔ پھر وہ نرم و نازک محبوب، جو ہر وقت بنے ٹھٹھنے رہتے ہیں۔ ہاے
 ہاے ! میں کیا کہوں !

۳۔ لغات : صبر آزما : صبر کا امتحان لینے والا
 حَف نظر : چشم بددور، دعائیہ کلمہ ہے۔ مولانا طباطبائی کے نزدیک
 ”ہف“ ہندی لفظ معلوم ہوتا ہے ”فرہنگِ آصفیہ“ میں ”حَف“، حافطی ہی سے
 دوست قرار دیا گیا ہے۔ خواجہ حالی نے اسے ہاے ہتوز سے بانڈھا ہے :-

ہوا علمِ دیں جس سے تاراج سارا

وہ ہے ہف نظرِ علمِ انشا ہمارا

یہ ترکیبِ خوبیوں کے لیے استعمال ہوتی ہے، بعض اوقات طنزِ برائیوں
 کے لیے بھی لے آتے ہیں، مثلاً خواجہ حالی کا مندرجہ بالا شعر۔

طاقتِ رُبا : طاقت چھین لینے والا۔

شرح : چشم بددور ! اُن نازنینوں کی وہ نگاہیں، جو صبر کا امتحان